سوال

ندی کا(384)حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہاول پور سے خادم حسین لکھتے ہیں کہ حکومتی سطح پر منصوبہ بندی کے متعلق آج کل بہت پروپیگنڈہ کیا جارہاہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ اس سلسلہ میں عزل کو بطوردلیل پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق بھی صحیح موقف کی نشاندہی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ضبط وولادت کی بنیاد روزاول ہی سے قوانین فطرت سے تصادم اوراحکام شریعت سے بغاوت پر رکھی گئی ہے۔ کیوں کہ اس کے پس منظر میں یہ سوچ کارفرما ہے۔ کہ زمین کے زریعہ پیداواراوروسائل معاش انتہائی محدودہیں۔ اوراس کے مقابلے میں شرح پیدائش غیر محدود ہے۔ لہذااس ''بحران'' پر قابو پا۔

ثادباری تعالیٰ ہے: ''کہ زمین پر چلنے پھرنے والا کوئی جاندارایسا نہیں ہے۔جس کا رزق اللہ کے زمے نہ ہو۔'' (11/ہود:6)

ام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیداکردہ خزانوں سے اپنا رزق تلاش کرنے کے لئے محنت کرے اوریہ تحریک اس لئے بھی مزاج اسلام کے خلاف ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کوامت مسلمہ کی سلامتی سے بڑھ کراورکوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ بے شمار دشمنوں میں گھرے ہوئے مٹھی بھر مسلمان ہر وقت خطر۔

عد:3/158)

ر تعالیٰ نے مرد کو کاشت کاراور عورت کو کھیتی کی حیثیت دی ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے: ''کہ عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔'' (3/البقرہ 223) کوئی بھی دانشمند اپنی کھیتی کو برباد نہیں کرتا بلکہ اس سے پیداوارلینے کے لئے اپنے وسائل کو بروئے کارلاتا ہے لیکن منصوبہ بندی کی تحریک کا مقصداس کھیتی کو بنجر

جاہلیت میں اندیشہ مفلسی اورحد سے بڑھے ہوئے جزبہ غیرت کے پیش نظر ضبط ولادت کے لئے قتل کا طریقہ رائج تھا اسلام نے آتے ہی اس ظالمانہ طریقہ کو سختی سے روک دیا مسلمانوں میں چند مخصوص حالات کے پیش نظر عزل کا رحجان پیدا ہوا جس کی درج زیل وجوہات تھیں:

1۔ آزادعورت سے اس لئے عزل کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک استقرار حمل سے شیر خوار بچے کو نقصان پہنچے کا اندیشہ تھا۔

2۔ لونڈی سے اس لئے عزل کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے اولاد نہ ہو کیوں ہ ایسے حالات میں اسے فروخت نہیں کیا جاسکے گا بلکہ اسے اپنے پاس رکھنا ہوگا۔

اب وسنت میں کوئی صراحت نہ تھی۔ اس بنا پر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر عزل کی ضرورت محسوس کی۔ اوراس پر عمل کیا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ہ زریعے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواس کی خبر ہوئی تو آپ نے سکوت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کو رضا پر محمول کرتے ہوئے اس پر عمل کیا گیا جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عزل کرتے تھے۔ اس کی خبر آپ صلی

ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف حالات کے پیش نظر مختلف جوابات دیئے جس کی تفصیل حسب زیل ہیں:

ب کرتے ہوئے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو قیامت تک جو بچے پیدا ہونے ہیں وہ تو پیدا ہوکر رہیں گے۔'' (صحیح بخاری کتاب النکاح باب العزل)

و تو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم کتاب النکاح) راوی کہتا ہے کہ''لا علیکم کے''الفاظ نہی کے زیادہ قریب ہیں ایک دوسراراوی کہتا ہے کہ اس انداز گفتگو کے زریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے ارتکاب سے ڈانٹا ہے۔

ں کرتے ہو؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس نفس کو پیدا کرنا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔ (صحیح مسلم کتاب النکاح باب حکم العزل)

عد:/312)

یش نظر اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اسے مکروہ خیال کرتے تھے۔ (ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء فی کراہیة العزل)

ن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی عزل کو اچھا نہیں خیال کرتے تھے۔ (موطا امام مالک: کتاب الطلاق باب ماجاء فی العزل)

ت میں سے کسی ایک جواب کو چھانٹ کر اس پر تحریک ضبط تولید کی بنیاد رکھنا عقل مندی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اسے انفرادی طور پر کسی مجبوری کے پیش نظر ولادت کے لئے دلیل بنایا جاسکتا ہے ایک عمومی تحریک جاری کردینے کا جوازاس سے ثابت نہیں ہوتا ہمارے نزدیک موجودہ تحریک اور عزل میں کئی

1۔ اپنے مخصوص حالات کے بنا پر عزل کرنا بیوی خاوند کا ایک انفرادی معاملہ ہے۔ مثلاً حمل ٹھرنے سے عورت کی جان کو خطرہ ہویا اس کی صحت کو غیر معمولی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسے حالات میں اگر کسی ماہر ایمان دار ڈاکٹر کے مشورہ سے ضبط ولادت کے لئے عزل یا کوئی اور جدید طریقہ اپنا لیا جائے ت

س پر عمل کرنے سے حمل کا نہ ہونا یقینی نہیں بلکہ متصور ہے۔ جیسا کہ ایک واقعہ سے ظاہر ہے احتیاط کے باوجود حمل ٹھر گیا تھا لیکن منصوبہ بندی کا جو طریق کار ہے۔ اس سے عمل کرنے سے حمل کا نہ ہونا یقینی ہے۔ لہذا عزل کو منصوبہ بندی کے لئے دلیل کے طور پر پیش کرنا یا اس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق

3۔ جس عورت سے عزل کیا گیا ہو اگر اس کا خاوند فوت ہوجائے یا اسے طلاق مل جائے تو طلب اولاد کے لئے اس سے شادی کی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ جبکہ بعض حالات میں منصوبہ بندی پر عمل کرنے والی عورت کے لئے یہ مشکل پیش آسکتی ہے۔ کہ اگر اس نے ہمیشہ کے۔

ے ناجائز اور حرام ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اگر تحریک منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے وسیع پیمانے پر ایسے طریقوں کو لوگوں میں عام کردیا جایا ایسے آلات وادویات کو عام لوگوں کی دسترس تک پہنچا دیا جائے۔ جن سے مرد اور عورتیں جنسی بے راہ روی سے باہم لذت اندوز ہوتے رہیں مگر استقرار حمل

لہذا ایک خوددار اور باغیرت مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اس بے دینی اور بے حیائی پر مبنی تحریک کو سہارا دے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1صفحہ:394